بفیضانِ نظر:

ولی کامل حضرت محمد محتشم صاحب
طارقی چشتی قادری ابو العلائی جہانگیری دامت برکاتہم العالیہ

روتے، بلکتے، تڑپتے اور سسکتے لوگوں کے لیے دعاؤں کی قبولیت کا انتہائی آسان ترین نسخہ
جو کہ بزرگوں کے سینے کا راز اور لاکھوں لوگوں کا آزمودہ عمل ھے

ھدیہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیہا

حافظ محسن خان



درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان 0333-2126090

بفیضانِ نظر

ولی کامل حضرت محمد محتشم صاحب

طارق چشتی قادری ابوالعلائی جہانگیری دامت برکاتہم العالیہ

ہدیہ نفیسہ خاتون علیہا سلام اللہ

برکات وکرامات، تجربات ومشاہدات

روتے، بلکتے، تڑپتے اور سسکتے لوگوں کے لیے دعاؤں کی قبولیت کا انتہائی آسان ترین نسخہ جو کہ بزرگوں کے سینے کا راز اور لاکھوں لوگوں کا آزمودہ عمل ہے

حافظ محسن خان

درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان
0333-2126090

صدائے عشق ہوں نذرانۂ دل لے کے آیا ہوں
یہی اک چیز تھی لانے کے قابل لے کے آیا ہوں
زہے جذب و کشش کچھ ہوش باقی نہ رہا مجھ کو
مجھے دل لے کے آیا ھے کہ میں دل لے کے آیا ہوں

اگر لوگوں کو آل محمد ﷺ کے توسل کی حقیقت معلوم ہو جائے تو کوئی دعا ایسی نہ ہوگی جس میں محمد و آل محمد ﷺ کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے اور وہ قبول نہ ہو۔
(حافظ محسن خان)

اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد

مجموعہ	:	ہدیہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا
مؤلف	:	حافظ محسن خان
پروف ریڈنگ	:	اقراء ریاض، شیخوپورہ
کمپوزنگ	:	طلحہ وہاب
سرورق	:	شہریار
ناشر	:	درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان
سن اشاعت	:	جولائی 2024ء
ھدیہ	:	

حتی الوسیع کوشش کی گئی ھے کہ کتاب ہذا میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی یا کمی بیشی کا امکان نہ رہے تاہم دوران مطالعہ اگر کوئی لفظی غلطی آپ کی نظر سے گزرے تو فوری اطلاع کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اصلاح کی جاسکے، آپ کے تعاون کا شکریہ۔

اربوں درود بھیج خدا آمنہؓ کے لال پر
اور ہوں لاکھوں سلام فاطمہؓ کی آل پر

انتساب!

محمد و آل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کے نام

اے نازشِ علیؓ و جگر گوشہ رسولﷺ
واللہ تیری یاد ہے امت کی زندگی

اہل بیت کی عظمت وشان

اے اہل بیت تمہاری عظمت وشان اور تمہاری
مکانت کی بلندی کے لیے اتنی دلیل کافی ہے کہ جس نماز میں
تم پر درود نہ پڑھا جائے وہ نماز مکمل نہیں ہوتی۔

(فرمان امام شافعی)

اہل بیت سے محبت

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اہل بیت کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو کوئی اسی محبت میں مرا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (امام دیلمی)

فہرست

شانِ اہلِ بیت

باعث تسکین دل ہے داستان اہل بیت
ہر مسلماں کا وظیفہ ہے بیان اہلِ بیت

اشرف المخلوق ہے ہر خاندان اہل بیت
اس لیے افضل ہوئی عالم میں شان اہلِ بیت

اہل بیت پاک کا میں بھی ہوں اک مدحت سرا
مجھ کو کہتا ہے زمانہ مدح خوانِ اہلِ بیت

نونہال گلستانِ فاطمہ کوکب خزاں
حشر تک پھولے پھلے گا بوستان اہل بیت

یادگار حضرت شاہ شہیداں ہے شفق
ہے فلک پر آج تک نور فشانِ اہل بیت

آل احمد شمسِ دیں کے سلسلہ کے ساتھ ہوں
میں بھی ہوں منجملۂ وابستگانِ اہل بیت

اس کی بخشش کو بہت کافی ہے اتنا واسطہ
نام حافظ کا ہوا ہے مدح خوانِ اہلِ بیت

خدا آباد رکھے سلسلہ یہ تیری نسبت کا

یہ دل ظلمت کی گھٹا ٹوپ تاریکیوں میں گُم تھا جسے نہ تو خود اپنا ہوش تھا اور نہ ہی اِسے روحانیت کی کوئی سُوبُوجھی کہ فیض کیا ہوتا ھے کمال کیا ہوتا ہے اور یہ کہاں سے ملتا ہے یہ سب محض ایک خام خیالی تھی ۔ یہ دل مچلتا ضرور تھا تڑپتا ضرور تھا لیکن نور کے زینوں کی تلاش میں ایسا سرگرداں تھا جسے کہیں سے راستہ نہ مل پا رہا تھا۔ ایسے میں ولایتِ آل محمد ﷺ کا ایک تابناک سورج طلوع ہوا جس کی تابانیوں سے قلوب منور ہوتے چلے گئے جس کے نور کی کرنوں سے ہر دل روشن ہوتے چلے گئے ۔ جس نے راستہ دکھایا کہ خدا اور رسول ﷺ تک بآسانی پہنچنا ھے تو آل محمد ﷺ کا دامن مضبوطی سے تھام لو۔ آل محمد ﷺ کے در سے لو لگا لو چہار عالم مسخر ہو جائیں گے۔

جی ہاں میں گفتگو کر رہا ہوں مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بی بی جان سیدہ پاک بتول زہرا سلام اللہ علیھا کے فرزندِ روحانی اور سلسلہ محتشمیہ کے بانی "حضرت محمد محتشم طارقی چشتی قادری سہروری ابولعلائی جہانگیری دامت برکاتہم العالیہ کی" جنہوں نے اھل بیت اطہار کی محبت عظمت اور فضیلت ہمارے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھر دی اور ہمیں زمانے بھر میں معزز بنا دیا۔ ہمیں اپنی زندگیوں کا کچھ سراغ نہ تھا آپ سرکار نے آل محمد ﷺ سے نسبت کا حیات جاوداں پلا کر ہمیں جینے کا سلیقہ سکھا دیا اور اس محبت و نسبت کا پہلا ثبوت "وسیلہ فاطمہ سلام اللہ علیہا" والا کتابچہ ھے جو کہ عوام الناس میں بیحد مقبولیت اختیار کر چکا ھے۔ زیرِ نظر کتابچہ "ھدیہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیہا" بھی اسی محبت و نسبت کے سلسلے کی ایک کڑی ھے۔ میں اللہ تعالی کی بارگاہ سے امید کرتا ہوں کہ جس طرح "وسیلہ فاطمہ سلام اللہ علیہا" والا کتابچہ بارگاہ خداوند اور بی بی

جان سیدہ پاک جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیھا کی بارگاہ مقدس سے منظور و مقبول ہوا اسی طرح یہ کتابچہ "ھدیہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیہا" بھی منظور و مقبول ہو کرامتِ مسلمہ کے لیے راہ نجات کا ذریعہ بنے گا۔اور دکھی دلوں کا مرہم ثابت ہو گا۔

اس کے ساتھ ساتھ میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اللہ پاک میرے مرشد حضرت محمد محتشم سرکار کا سایہ ہمارے سروں پر یونہی تا قیامت سلامت رکھے اور آپ سرکار اسی طرح محمد و آل محمد ﷺ کی محبت و الفت کا جام بھر بھر کر ہمیں پلاتے رہیں۔اللہ پاک آپ سرکار کو ہماری طرف سے بہترین جزا دے کہ آپ کی بدولت زمانے بھر میں ہماری پہچان بنی اور ہمیں نسبت فاطمی سلام اللہ علیہا حاصل ہو گئی۔

خدا آباد رکھے سلسلہ یہ تیری نسبت کا
وگرنہ ہم بھری دنیا میں پہچانے کہاں جاتے
نصیؔر اچھا ہوا در مل گیا اُن کا ہمیں، ورنہ
کہاں رُکتے، کہاں تھمتے، خدا جانے کہاں جاتے

والسلام

حافظ محسن خان

11 محرم الحرام 1446ھ

بمطابق 18 جولائی 2024

درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان

سات دن نور کے جزیرے پر

یہ ان دنوں کی بات ھے جب عبقری میگزین پہلی مرتبہ عوام الناس میں جلوہ گر ہوا تھا۔میں نے محسن الفارابی کے نام سے شروع کے کچھ میگزین میں کالم لکھنا شروع کیا بس تب سے عبقری کے ایڈیٹر حضرت جی حکیم طارق محمود چغتائی سے ایک محبت والفت سی ہوگئی۔سن 2006ء سے لے کر آج سن 2024ء تک میری حضرت جی سے کبھی ملاقات تو نہ ہوسکی البتہ یہ محبت وعقیدت گزرتے دنوں کے ساتھ بڑھتی چلی گئی یہاں تک کہ یہ محبت 14 جولائی 2024ء کو مجھے عبقری کے تسبیح خانہ میں کھینچ لائی اورسات دن کے لیے تسبیح خانے میں معتکف کردیا شاید یہ بھی حضرت جی کی روحانی نگاہ شفقت تھی ورنہ ان 18 سالوں میں نہ تو بیعت کی چاہ ہوئی نہ اصلاحی تعلق کی طلب۔یا پھر یوں کہہ لیں کہ تسبیح خانے میں آمد کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ حضرت جی کی چاہت یہ ہواور بی بی جان سیدہ پاک جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیھا کومنظور یہ ہو کہ جس قلم سے "وسیلہ فاطمہ سلام اللہ علیہا" کوتحریر کیا گیا اُسی قلم سے "ہدیہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیہا" کتابچے کی نوک پلک تسبیح خانے میں بیٹھ کرسنواری جائے۔

ویسے بھی میری بچپن سے ایک عادت ھے کہ کتب بینی کے دوران ورق گردانی کرتے ہوئے جہاں کوئی ایسی اچھی بات نظر سے گزرتی جس سے امت مسلمہ کو فائدہ پہنچتا ہو میں اسے نوٹ کرلیا کرتا تھا تاکہ آنے والے لوگوں کے لیے کسی نہ کسی طرح سے ذریعہ نجات بن جائے۔

سن 2016ء میں سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کی منت کا ایک عمل میری

نظر سے گزرا جسے میں نے فوراً اپنی ڈائری میں نوٹ کر لیا۔پھر جب سن 2023ء میں میری درود شریف کی پہلی کتاب "درود شریف کے مشاھدات کا انسائیکلو پیڈیا" جلد اوّل پبلش ہوئی تو میں نے وہ عمل اس کتاب میں تحریر کر دیا اور تحریر کر کے بھول بھال گیا۔

کل بروز بدھ 10 محرم الحرام 1446ھ مورخہ 17 جولائی 2024 کی شب جب کہ حضرت جی حکیم طارق محمود چغتائی صاحب آل محمد ﷺ کی سخاوتوں کے موتی لُٹا رہے تھے تو حضرت جی نے سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کے اس عمل پر بیان شروع کر دیا۔جیسے ہی اس عمل کی آواز میرے کانوں تک پہنچی تو گزری بھولی بسری باتیں یاد آنے لگ گئیں۔اور میرا دل اس عمل کی صداقت پر چیخ چیخ کر گواہی دینے لگا کہ لوگو! حضرت والا کا ایک ایک لفظ حق ھے، سچ ھے۔لوگو! اس عمل کی قدر کر لو یہ بڑا نایاب عمل ھے۔۔۔آنکھوں سے اشکوں کے موتی گرے تو میں نے اُسی وقت ارادہ کر لیا کہ میں اس عمل پر ایک مختصر کتابچہ تحریر کروں گا۔تاکہ عوام الناس پر آل محمد ﷺ کی مزید برکت و کرامت کھلے اور عوام الناس کے دل محمد و آل محمد ﷺ کی محبت و الفت سے مزید بھر جائیں۔اور یوں یہ کتابچہ "ھدیہ نفیسہ خاتون" کے نام سے اس وقت آپ کے ہاتھوں میں اور آپ کی زیرِ نظر ہے۔اور یہ سب برکتیں تسبیح خانہ کی ہیں کیونکہ تسبیح خانہ نے جہاں یہ انمول تحفہ مجھے یاد دلایا وہیں رحمتوں اور برکتوں کے دیگر خزانوں کے منہ بھی کھولے۔روحانی ہستیوں کو اعمال ھدیہ کیے گئے اور آہوں کے ساتھ دعائیں مانگنے کا موقع ملا اور "درود اکیڈمی" کے سب ممبرز کے لیے مِنت و عاجزی کے ساتھ گڑگڑا کر اللہ سے دعائیں مانگی گئیں۔امت مسلمہ کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔ملک پاکستان کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔

میں نے بہت سے دیگر نور کے جزیروں پر وقت گزارا لیکن یہ لمحات شاید

پہلے کبھی میں نے اپنی زندگی میں نہ پائیں ہوں یہی وجہ ھے کہ اس کتابچے کو لکھنے کے لیے میرے دل میں محبت کے جذبات پہلے سے زیادہ تھے۔

آخر میں اپنی تحریر کا اختتام ان الفاظ پر کرنا چاہوں گا کہ حضرت جی کا شکریہ، تسبیح خانے کا شکریہ، تسبیح خانے کی درو دیوار کا شکریہ۔ تسبیح خانے کے خادمین کا شکریہ، تسبیح خانہ کے مہمانوں کا شکریہ اور ہاں آل محمد کا کروڑ بار شکریہ جن کی محبت مجھے اللہ والوں کے قدموں تک پہنچارہی ھے میرے لیے راستے کشادہ کررہی ھے۔

کبھی عرش پر کبھی فرش پر کبھی در بدر کبھی تیرے ہی در
غمِ عاشقی تیرا شکریہ تو کہاں کہاں پہ مجھے لے گئی

والسلام

حافظ محسن خان

مورخہ 18 جولائی 2024

عبقری تسبیح خانہ

مزنگ چونگی لاہور

7:13am

سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کی منت ماننے کا طریقہ

بزرگان دین فرماتے ہیں کہ جس شخص کو کوئی حاجت ہو یا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالی اس کی دعا کو فوری قبول فرمالیں تو اسے چاہیے کہ بی بی جان سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کے نام کی منت مان لے۔اس منت کی برکت سے اللہ تعالی حاجات کو پورا فرمادیتے ہیں اور دعاؤں کو قبول فرمالیتے ہیں۔

(فرمان شیخ الوظائف؛ بیان 10 محرم الحرام 2024)(سیرت النبی بعداز وصال النبی ﷺ)

منت ماننے کا طریقہ:

پس جو شخص سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کے نام مبارک کی منت ماننے کا ارادہ رکھتا ہواُسے چاہیے کہ پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھے اس کے بعد ایک سو مرتبہ کوئی سا بھی درود شریف پڑھ کر سورۃ الاخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے پھر آخر میں ایک سو مرتبہ کوئی سا بھی درود شریف پڑھ کر اس سب کا ثواب بی بی جان سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کی روح مبارکہ کو ھدیہ کرے اور اپنے دل میں یہ نیت کرلے یا زبان سے کہہ دے کہ اللہ پاک میری یہ یہ حاجت پوری کردے یا میری فلاں فلاں دعا کو قبول فرما لے تو میں اتنے پیسے (حسب توفیق) راہ خدا میں بی بی جان سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کی طرف سے صدقہ کروں گا/کروں گی۔

بس یہ سادہ سی منت مان لے پھر جب مقصد پورا ہو جائے یا دعا قبولیت کا شرف حاصل کرلے تو جتنے پیسوں کی منت مانی تھی اتنے پیسے راہ خدا میں بی بی جان سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کی طرف سے صدقہ کردے۔

نوٹ: سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کی منت سے متعلق آپ کے تمام تر سوالوں کا جواب اس کتابچے کے صفحہ نمبر 37 پر دیا گیا ھے۔ براہ کرم مطالعہ کرلیں۔

منت ماننے کی مشاہدات و برکات

سیدہ نفیسہ خاتون کو ہدیہ کرنے کی برکات:

نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جامعہ ازہر (مصر) کے علمائے راسخین اور ابرارِ کاملین میں سے شیخ محمد ابو المواہب شاذلیؒ کو ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا سونے سے پہلے پانچ مرتبہ تعوذ، پانچ مرتبہ تسمیہ پڑھ کر ایک مرتبہ یہ دُعا مانگو (اللھم بحق محمد ارنی وجہ محمد حالا و مالا) تو میں خواب میں تمہیں ملنے کیلئے آیا کروں گا۔ لہٰذا بعد ازاں تمام عمر انہیں کثرت سے زیارت نبوی ﷺ سے نوازا گیا۔ چنانچہ محمد ابو المواہب شاذلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خواب میں مجھے حضور سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تجھے کوئی مشکل پیش آئے تو سیدہ نفیسہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کی نذر (منت) مان لیا کر، اگرچہ ایک پیسہ ہی کیوں نہ ہو، تیری مشکل حل ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔

میں (نواب صدیق حسن خان) کہتاں ہوں کہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے ان کی نذر ماننے کے حکم سے مراد یہ ہے کہ کچھ صدقہ، خیرات کر کے اس کا ثواب سیدہ نفیسہ طاہرہ رحمتہ اللہ علیہ کو ہدیہ کر دینا چاہیے۔

(بحوالہ: اہلحدیث کتاب: خیرۃ الخیرۃ، از نواب سید محمد صدیق خان بھوپالی رحمتہ اللہ علیہ، مطبع شاہجہانی)
(بحوالہ: سیرت النبی بعد از وصال النبی ﷺ از محمد عبد المجید صدیقی ایڈووکیٹ)
(بحوالہ: درود شریف کے مشاھدات کا انسائیکلوپیڈیا جلد اوّل از حافظ محسن جھنگوی)

امام یافعی رحمتہ اللہ علیہ کا ذاتی مشاہدہ:

امام یافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل مصر کا عقیدہ ہے کہ حضرت سیدہ نفیسہ خاتون رحمتہ اللہ علیہ کی قبر پر دُعائیں قبول ہوتی ہیں اور مرادیں بر آتی ہیں۔ امام

یافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے مزار پر عورتوں اور مردوں کا ایک بہت بڑا ہجوم دیکھا اور خود بھی انکی قبر کی زیارت کی۔

پس جو شخص بی بی جان سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کی قبر پر حاضر ہو کر ان کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگے اللہ اس کی دعا کو قبولیت کا شرف عطا فرماتے ہیں اور جو شخص بی بی جان سیدہ نفیسہ خاتون کے نام کی نذر یعنی منت مانے اللہ تعالی اس کی حاجات کو پورا فرما دیتے ہیں۔

(حوالہ:60 باکمال خواتین، صفحہ 101 تا 104 مصنف: مولانا محمد اسحاق بھٹی، ناشر: مکتبۃ الفہیم)

چٹ منگنی پٹ بیاہ والا معاملہ ہو گیا:

میں ایک صاحب کو جانتا ہوں وہ فرما رہے تھے مجھے ایک خاتون پسند تھیں میں اس سے نکاح کا ارادہ رکھتا تھا لیکن اس خاتون کو میری اس نیت کا کچھ علم نہ تھا۔ پس میں نے اس خاتون کے گھر رشتہ بھیجنے کا ارادہ کیا اور اپنے گھر والوں کو اس واردات سے باخبر کیا تو میرے گھر والے کہنے لگے وہاں رشتہ لے کر جانا بیکار ھے انہوں نے انکار کر دینا ھے۔ میں نے کہا آپ اللہ کا نام لے کر رشتہ لے جائیں جو اللہ کو منظور ہو گا وہ سامنے آ جائے گا۔ کہنے لگے میں نے اپنے گھر والوں کو رشتہ لے کر جانے کا کہہ تو دیا لیکن میرے اپنے دل میں بھی یہ کھٹک تھی کہ لڑکی والے انکار کر دیں گے۔

میں نے کسی کتاب میں سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کے نام کی منت والا عمل پڑھا تھا سو مجھے وہ منت والا عمل یاد آ گیا اور میں نے اسی وقت منت مان لی کہ میرا نکاح فلاں سے ہو جائے تو میں اتنے پیسے راہ خدا میں اللہ کے نام کے بی بی جان سلام اللہ علیھا کی طرف سے ھدیہ کروں گا۔

فرمایا یہ منت مان کر میں اپنی زندگی کے کام کاج میں مصروف ہو گیا۔ لیکن

میں اتنا اضافہ کرتا رہا کہ کچھ نہ کچھ پڑھ کر بی بی جان سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیہا کو ھدیہ کرتا رہا۔جس کی برکت یہ ظاھر ہوئی کہ جب میرے گھر والے رشتہ لے کرلڑکی کے گھر گئے تو لڑکی والوں نے فوراً رشتہ قبول کرلیا اور یوں ایک ہفتے کے اندر اندر چٹ منگنی پٹ بیاہ والا معاملہ ہوگیا۔اب تو جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ھے یا کوئی ایسا کام جو ناممکن نظر آتا ہو میں فوراً سیدہ پاک کے نام مبارک کی منت مان لیتا ہوں جس کی برکت سے اللہ پاک میری دعاؤں کو قبول کر لیتے ہیں اور میری مشکلات کو ختم فرما دیتے ہیں۔لاکھوں کروڑوں درود ہوں آل محمد ﷺ پر جن کی برکات وکرامات سے آج بھی دنیا مستفید ہورہی ھے۔

آل محمد کی جیتی جاگتی کرامت:

حضرت مولانا منعم صاحب دامت برکاتہم شیریں لہجہ رکھنے والے ایک درویش انسان ہیں آپ اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ جس کسی نے بھی بی بی جان سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کے نام مبارک کی نذر مانی ھے اللہ نے اس کی دعا کو لازمی قبول کیا ھے۔یہ آل محمد کی جیتی جاگتی کرامت ھے کہ آل محمد کے وسیلے سے مانگی گئی دعا فوراً قبولیت کا شرف حاصل کرلیتی ھے۔پس سائلین کو چاہیے کہ جب بھی کوئی حاجت درپیش ہو تو فوراً سیدہ پاک کے نام کی منت مان لیں انشاء اللہ سیدہ پاک کی برکت سے دعائیں لازمی طور پر قبولیت کا شرف حاصل کریں گی۔

بس یقین ہونا ضروری ھے:

ایک مصری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک ایسی پریشانی میں مبتلا تھا جس سے نکلنے کا بظاھر کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔تمام حیلے بےسود ثابت ہورہے تھے

میں اپنی تمام تر کوشش کر کے دیکھ چکا تھا مگر پریشانی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔اس صورتحال میں جب کہ میرا دماغ تک کام کرنا چھوڑ گیا تھا اللہ پاک نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کے وسیلے سے دعا کرو۔پس میں نے روزانہ دلائل الخیرات پڑھ کر بی بی جان کو ھدیہ کرنا شروع کر دیا۔جیسے ہی میں نے اعمال کا ھدیہ کرنا شروع کیا تو مجھے ایک قلبی سکون میسر ہونے لگا۔پہلے ہر وقت ایک بے چینی سی رہتی تھی دل گھبراہٹ کا شکار رہتا تھا لیکن جیسے ہی دلائل الخیرات پڑھ کر بی بی جان کو ھدیہ کرنا شروع کی تو اللہ رب العزت نے دلائل الخیرات کی برکت اور بی بی جان سلام اللہ علیھا کے توسل سے مجھے قلبی سکون عطا کر کے میرے لیے راستے کشادہ کرنا شروع کر دیئے اور پریشانی سے نکلنے کے ایسی جگہ سے اسباب پیدا فرمائے کہ آج بھی سوچتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں۔پھر جب میری پریشانی ختم ہوگئی تو میں نے بی بی جان سیدہ پاک سلام اللہ علیھا کے مزار اقدس کا رخ کیا۔مزار مبارک پر پہنچ کر خود بہ خود آنسوؤں کی ایک ایسی جھڑی لگی جو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی کیونکہ میرے پاس الفاظ و جذبات کا کوئی ایسا ذخیرہ نہیں تھا کہ جس سے میں آل محمد کا شکریہ ادا کرسکوں اور سچ تو یہ ھے کہ یہ امت آل محمد کے احسانات کا بدلہ ادا کر ہی نہیں سکتی بجز اس کے کہ محمد و آل محمد پر درود و سلام پڑھ کر ان کے لیے مزید بلندی درجات کی دعا کرتی رہے اور میں آج بھی حلفاً یہ بات کہنے کو تیار ہوں کہ جو شخص بی بی جان سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کو کچھ ھدیہ کر کے ان کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگتا ھے اللہ تعالی اس کی دعا کو ضرور بضرور قبول فرماتا ھے بس یقین ہونا شرط ھے۔

نیاز سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیہا:

الشیخ بابا سائیں الحاج غلام محمد دامت برکاتہم اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب فتاوی رضویہ جلد نمبر 15 میں دعاؤں کی قبولیت کے لیے یہ نسخہ امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ جس شخص کی کوئی حاجت ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اللہ سے جو مانگے اللہ اسے وہی چیز خیر و برکت کے ساتھ عطا فرما دے تو اسے چاہیے کہ اپنے گھر میں کوئی میٹھی چیز پکا کر بی بی جان سلام اللہ علیھا کی طرف سے راہ خدا میں صدقہ کر دے یعنی لوگوں میں تقسیم کر دے تو اللہ پاک اس شخص کی دعا کو من وعن قبول فرمالیتا ھے۔

دعا فوراً قبول ہو جاتی تھی:

جسٹس نذیر احمد غازی صاحب ایک مارننگ شو میں سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیہا کی برکات وکرامات کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ جب بھی بیمار ہوتے تو ایک قاصد کو سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کی بارگاہ میں حصول شفایابی کی دعا کے لیے روانہ کرتے تھے پھر وہ قاصد بارگاہ نفیسہ سلام اللہ علیھا میں حاضر ہو کر امام شافعی کی عرضی پیش کرتا تو آپ سلام اللہ علیھا امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتی تھیں۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابھی وہ قاصد واپس نہ لوٹتا تھا کہ اللہ پاک بی بی جان سیدہ سلام اللہ علیھا کی دعا کی برکت سے مجھے بیماری سے شفاء عطا کر دیتا تھا۔

دعائیں منوا کر ہی ہٹوں گی:

شیخ الوظائف حضرت حکیم طارق محمود چغتائی دامت برکاتہم اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ مجھے ایک بوڑھا شخص ملا اور کہنے لگا کہ میں آپ کو ایک خواب سنانا چاہتا ہوں۔میں نے اسے کہا کہ مجھے لکھ کر بھیج دو کیونکہ مصروفیت کی وجہ سے سننے کا وقت نہیں ھے پھر فرمایا کہ پتہ نہیں کیا کیفیت ہوئی میں نے اسے کہا کہ اچھا ٹھیک ھے چلتے چلتے سنا دو لیکن مختصر کر کے سنانا۔وہ بوڑھا شخص کہنے لگا پچھلی مرتبہ آپ نے محفل میں سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کی منت والا عمل کروایا تھا وہ میری بیوی نے بھی کیا تھا۔تو خواب میں اس کو بی بی جان سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کی زیارت نصیب ہوئی کیا دیکھتی ھے کہ بی بی جان سیدہ پاک سلام اللہ علیھا تشریف لائیں اور فرمایا پچھلی مرتبہ لوگوں نے جو عمل کیا تھا اور مجھے ھدیہ بھیجا تھا وہ سب مجھ تک پہنچ گیا ھے اور اب میرا دن رات ان کے لیے دعاؤں میں لگ رہا ھے میں اُس وقت تک نہیں ہٹوں گی جب تک اللہ سے ان سب کی دعائیں منوا نہیں لوں گی۔

قارئین کرام! بی بی جان سیدہ پاک نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا کی برکات و کرامات لامحدود ہیں میں نے ان تمام واقعات ومشاھدات کو طوالت کے خوف سے احتیاطاً چھوڑ دیا ھے کیونکہ آج کل لمبی چوڑی کتابیں لوگ نہیں پڑھتے۔

مجھے اس بات کا اندازہ "وسیلہ فاطمہ" والے کتابچے سے ہوا کہ لوگ صرف وسیلہ فاطمہ والے عمل کی ترکیب کو پڑھ کر باقی کتاب چھوڑ دیتے ہیں اور مجھے میسج کرتے ہیں کہ ہمیں اس عمل میں فلاں فلاں مشکل پیش آرہی ھے حالانکہ میں نے ہر مشکل مقام کو کتابچے کے آخر میں تفصیل کے ساتھ ذکر کر دیا تھا اس کے باوجود لوگوں نے کتاب

کے آخر میں دیئے گئے سوالوں کے جوابات پڑھنا گوارا نہ کیے۔ لہٰذا اس مرتبہ پھر سے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ "ھدیہ نفیسہ خاتون" سے متعلق آپ کے ذہن میں کوئی بھی سوال پیدا ہو تو اسے کتابچے کے آخر میں دیئے گئے سوالوں کے جوابات میں لازمی تلاش کر لیں آپ کو آپ کے ہر سوال کا جواب مل جائے گا۔ نیز ان اعمال کی قدر کریں یہ صرف عمل یا نسخے کی حد تک محدود نہیں ھے بلکہ یہ زمین و آسمان کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ھے جسے آپ احباب تک ذمہ داری کے ساتھ پہنچا دیا گیا ھے۔

آئیں ہیں قدر داں آج کدھر سے کمال کے
کاغذ پہ رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کے

☆☆☆☆☆

متوجہ ہوں!

یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ آپ جن کے نام کی نذر و منت مان رہے ہوں جن کو اعمال کا ھدیہ کر رہے ہوں یا جن کے وسیلے سے اللہ پاک سے دعا و مدد مانگ رہے ہوں اُن کی سیرت اُن کے فضائل و مناقب سے بخوبی واقف ہوں۔ پس میں اس منت یا نذر یا ھدیہ کو مشروط کرتا ہوں اس بات سے کہ جو شخص بھی اس کتابچے سے مستفید ہونا چاہے اور منت یا نذر ماننے یا ھدیہ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب کو ایک مرتبہ مکمل لازمی پڑھے۔ میری دعا ہے کہ جو شخص بھی اس بات پر عمل کرے اللہ پاک آل محمد ﷺ کے اُس راز پر اسے دسترس عطا فرمائے جس کی وجہ سے دعائیں فوراً قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہیں۔

فضائل ومناقب بی بی سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیھا

تاریخ اسلام میں ایسی بے شمار ہستیاں گزری ہیں جنہوں نے زہد و ورع، تقویٰ و پاکیزگی، عبادت وریاضت اور مخلوقِ خدا کی خدمت کے ذریعہ اللہ رب العزت کا قرب حاصل کیا، اور سینکڑوں سال گزرنے کے بعد بھی ان ہستیوں پر تاریخ نازاں ہے اور ان کی سیرت انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اگر تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو مراتبِ ولایت پر فائز شخصیات میں اکثریت مردوں کی ہے، لیکن تاریخ میں بے شمار نام ان خواتین کے بھی ہیں کہ جنہوں نے اپنی عائلی زندگی کے فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ سلوک وتصوف اور طریقِ ولایت پر ایسے ایسے سنگِ میل رقم کیے جو اپنی مثال آپ ہیں۔ اس صف میں جہاں ازواج مطہرات، صحابیات، اہل بیت اطہار کی عظیم المرتبت شہزادیاں جلوہ افروز ہیں وہاں ایک ایسی عظیم المرتبت ہستی بھی افق ولایت پر درخشاں ہے جس سے بیک وقت سلوک وتصوف اور علوم وفنون کا فیض جاری ہوا اور تاریخِ اسلام میں کئی صوفیاء اور ائمہ کرام نے اپنے دامن کو ان کے فیوضات سے معطر کیا۔ اس ہستی کو تاریخِ اسلام نفیسۃ العلم والمعرفہ رضی اللہ عنہا کے خطاب سے یاد کرتی ہے۔ اس تحریر کا مقصود انہی کے ذکر سے اپنے قلوب واذہان کو منور کرنا اور برکت حاصل کرنا ھے۔

نام ونسب:

بی بی جان سیدہ نفیسہ علویہ حسنیہ مصریہ رحمۃ اللہ علیہا اہل بیت اطہار سے ہیں اور حضرت حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ کی

والدہ سیدہ زینب بنت حسن مثنیٰ بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہا ہیں۔

ولادت باسعادت اور ابتدائی زندگی:

سیدہ نفیسہ خاتون سلام اللہ علیہا 11 ربیع الاول سن 145 ہجری بروز بدھ حضرت حسن الانور رضی اللہ عنہ اور حضرت ام سلمہ زینب رضی اللہ عنہا کے گھر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ جب آپ پانچ سال کی تھیں تو آپ کے والد کو مدینہ منورہ کا امیر مقرر کیا گیا تو آپ اپنے والد کے ہمراہ مدینہ میں تشریف لائیں اور یہی سکونت پذیر رہیں۔ بچپن سے ہی آپ خوب عبادت و ریاضت کرتیں، دن میں روزہ رکھتی اور راتوں کو قیام فرماتی، مسجد نبوی کے علمی حلقوں میں شامل ہوتی جس کی وجہ سے لوگ آپ کو 'نفیسۃ العلم' بلاتے تھے۔ آپ نے تیس بار پیادہ پا حج کیا۔ آپ کے والد نے سن ایک سو ساٹھ ہجری میں آپ کا نکاح حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت اسحاق مؤتمن رحمۃ اللہ علیہ سے کروایا۔ جن سے آپ کی دو اولاد ہوئیں قاسم اور اُم کلثوم۔ آپ رضی اللہ عنہا نے چھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا اور اس کے ساتھ ساتھ امام دار الہجرت امام مالک بن انس اصبحی سے حدیث اور فقہ کا علم بھی حاصل کرتی رہیں۔ نیز مسجد نبوی میں ہونے والی علمی و فقہی مجالس میں شرکت کرتیں اور ان علوم میں تبحرّ حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد گرامی حضرت حسن الانور رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کے بعد اپنی کم سن صاحبزادی سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ حاضری دلوانے کے لیے لے جاتے اور وہاں تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کناں ہوتے:

''یارسول ﷺ! میں اپنی اس بیٹی نفیسہ سے راضی ہوں''۔ یہ کہہ کر آپ واپس پلٹ آتے۔ ایک روز تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن الانور رضی اللہ

عنہ کو خواب میں شرفِ زیارت بخشا اور فرمایا:

یا حسن، انّنی راضٍ عن ابنتکَ نفیسہ رضاک عنھا،

والحق سبحانہ وتعالی راض عنھا برضای عنھا.

اے حسن! میں بھی تیری بیٹی نفیسہ سے راضی ہوں اور میرا رب بھی اس سے راضی ہے۔

(الجواہر النفیسۃ:5، اہل البیت:53)

سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کی شادی اور اولادِ مبارک

سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کا نکاح تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود مقرر فرمایا۔ امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت اسحاق المؤتمن رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن الانور رضی اللہ عنہ کے سامنے سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت اسحاق المؤتمن رضی اللہ عنہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کناں ہوئے: ''یا رسول اللہ میں نے یہ خواہش صرف اس لیے کی ہے کیونکہ سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا تقویٰ، حیاء، خدمتِ خلق، زہد و ورع اور عبادت و ریاضت میں اپنی مثال آپ ہیں اور کلامِ الٰہی کی حافظہ اور مفسّرہ بھی ہیں۔'' یہ عرض کرنے کے بعد آپ واپس لوٹ آئے۔ اگلی ہی رات تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن الانور رضی اللہ عنہ کو خواب میں شرف زیارت بخشا اور فرمایا: ''اے حسن! نفیسہ کی نسبت اسحاق المؤتمن سے کردو۔''

(الجواہر النفیسۃ)

اور یوں آپ کا نکاح بروز جمعہ 5 رجب 161ھ میں ہوا۔ حضرت اسحاق المؤتمن رضی اللہ عنہ اپنے وقت کے بہت بڑے محدّث تھے اور کئی آئمہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کیں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مستفید ہونے

والے لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک صاحبزادہ سید قاسم اور ایک صاحبزادی سیدہ ام کلثوم عطا فرمائے۔

(مرشد الزوار:161)

عبادت وریاضت:

سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کا قلب اطہر ذوق عبادت، محبت الٰہی، نورِ ایمان، صدق ویقین سے معمور تھا۔ عبادت، علم وعمل، طلبِ معرفت، رضاءِ حق اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا تھے۔ آپ کی بھتیجی سیدہ زینب بنتِ سید یحییٰ فرماتی ہیں: ''میری پھوپھی جان بہت پرہیزگار اور متّقی خاتون تھیں۔ میں چالیس سال آپ کی خدمت میں رہی ہوں اور اِس عرصے میں میں نے انہیں کبھی سوتے نہیں دیکھا۔ آپ تین دن میں فقط ایک بار کھانا تناول فرماتی تھیں۔''

امام شرف الدّین بوصیری رضی اللہ عنہ سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کی شان میں اس طرح لب کشا ہیں:

عرشُ الحقائق مهبط الاَسرار
قبرُ نفيسةِ بنت ذِی الاَنوار
عرش کے حقائق سے گرتے ہیں جو اسرار
قبرِ نفیسہ پر، جو ہیں بنتِ ذی الانوار
حسنُ بنُ زيدِ بنَ الحسن نجلُ الاِمامِ
علی ابن عمِّ المصطفی المختار
حسن بن زید بن الحسن ہیں بیٹے امام
علی کے وہ ہیں بیٹے مصطفیٰ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے

حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا نے زندگی میں تیس مرتبہ حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا اور اکثر حج انہوں نے پیدل چل کر ادا کیے۔ جب آپ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کے عالمِ ضعف میں بھی ایسی مشقت پر مداومت کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا امام حسین رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ''مجھے شرم آتی ہے اگر میں اپنے رب کی بارگاہ میں حاضری کے لیے پیدل چل کے بھی نہ جا سکوں۔'' بس میں انہی کی سنت پر عمل پیرا رہنے کی کوشش کرتی ہوں۔

حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجی سیدہ زینب بنتِ سید یحیٰی فرماتی ہیں کہ سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا نے اپنی قبر مبارک خود تیار فرمائی اور اس میں چھ ہزار مرتبہ ختم قرآن فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہا قرآنِ مجید کی تلاوت کثرت سے کیا کرتیں اور اس معمول کو آپ رضی اللہ عنہا نے تا دمِ مرگ جاری رکھا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے کئی نمازیں اپنی قبر مبارک میں ادا کیں اور آپ رضی اللہ عنہا نے ساری زندگی روزہ کی حالت میں گزاری (سوائے عید اور تشریق کے دنوں میں)

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے قلبی تعلق اور زیارت:

سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا قرآن مجید کی حافظہ، مفسّرہ اور ایک عظیم شاعرہ تھیں۔ ہمیشہ دورانِ تلاوت قرآن آپ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں اشک بار رہتیں اور آپ رضی اللہ عنہا اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کیا کرتیں: میرے اللہ! میرے مالک! میرے لیے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی زیارت آسان فرما، اس لیے کہ تو جانتا ہے کہ وہ ابوالانبیاء ہیں اور میرے جدِّ امجد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی جد ہیں۔''

(الدّرر النفیسۃ: 41)

سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا جب مصر کے لیے سفر پر روانہ ہوئیں تو راستے میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے مزارِ اقدس پر فلسطین میں حاضر ہوئیں۔ وہاں دیر تک سورۃ ابراہیم کی تلاوت کرنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کناں ہوئیں: ''اے میرے جدِّ اعلیٰ! میں آپ کی بارگاہ میں آج جسم وروح کے ساتھ حاضر ہوئی ہوں جبکہ اس سے پہلے فقط میری روح آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتی تھی۔ آج مجھے حالت بیداری میں اپنے دیدار سے مشرف فرمائیں۔'' یہ کہنے کی دیر تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لے آئے اور فرمایا:

يا ابنتي! يا نفيسة! ابشري فإنّكِ من الصّالحات القانتات

إنّني أوصيكِ بأَن تقرَئي سورة المزمل

اے میری بیٹی! اے نفیسہ! تجھے بشارت ہو کہ بے شک تو صالحات اور بارگاہِ الٰہی میں مؤدِب ہستیوں میں سے ہے۔ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ سورۃ المزمل کثرت سے پڑھا کرو۔''

پھر سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ''یا جدّ الاکبر! میری تمنّا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو اور وہ مجھ سے راضی ہو جائے، اس کے بعد میری کوئی تمنّا نہیں۔'' اس پر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ''اے میری بیٹی! تجھے مبارک ہو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول کر لی اور وہ تجھ سے راضی ہو گیا۔ اور میں تجھے عالم ارواح میں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن نہیں بھلاؤں گا۔''

(اہل البیت: ص54؛ السیدۃ نفیسۃ: 60-62)

مصر کی طرف ہجرت:

جب عباسی خلیفہ منصور کا دور آیا تو اس نے بلا وجہ حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ

عنہا کے والدِ گرامی کو قید کیا اور آپ رضی اللہ عنہا کے خاندان کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا۔ اپنے والدِ گرامی کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت اسحاق المؤتمن رضی اللہ عنہ اور بچوں سید قاسم رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے ہمراہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے مصر کی جانب ہجرت فرمائی۔ بلادِ شام سے ہوتی ہوئیں ہفتہ کے روز 26 رمضان المبارک 193ھ کو مصر پہنچیں۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک 48 سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی آمد سے قبل ہی سرزمینِ مصر پر آپ رضی اللہ عنہا کی عظمت وولایت اور علم ومعرفت کے چرچے ہو چکے تھے۔ اسی لئے جب آپ رضی اللہ عنہا مصر پہنچیں تو اہلِ مصر نے آپ کا عظیم الشان استقبال کیا جو کہ اہلِ مصر کا اہلِ بیت اطہار سے والہانہ محبت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

(الدّرر النفیسۃ:43)

کرامات:

حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا اپنے دور کی باکرامت ولیہ کاملہ تھیں اور اہلِ حجاز ومصر ہمیشہ ان کی کرامات پر گواہ رہے۔ آپ رضی اللہ عنہا سے ایسی بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں جن کا چرچا نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں میں بھی ہونے لگا۔ ایک جمِ غفیر حاجت روائی کی غرض سے آپ کی چوکھٹ پر موجود رہتا۔ ایک مرتبہ ایک یہودی عورت اپنی ٹانگوں سے مفلوج بیٹی کو آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں چھوڑ کر کسی کام سے چلی گئی۔ اس وقت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا وضو فرما رہی تھیں۔ جب وضو والے پانی کے چند قطرے اس لڑکی کی مفلوج ٹانگوں پر گرے تو اس پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔ کچھ ہی دیر میں اس لڑکی کو محسوس ہوا کہ اس کی ٹانگوں میں زندگی لوٹ آئی ہے اور وہ شفایاب ہوگئی۔ جب اس کی والدہ نے یہ منظر دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ پر

اسلام قبول کرلیا اور اسی واقعہ کی وجہ سے اس یہودی عورت کا پورا خاندان دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ جہاں سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کے جسمِ اطہر سے مس ہونے والے پانی کے قطروں نے مردہ ٹانگوں کو زندگی بخشی وہاں اس واقعہ کی شہرت نے سینکڑوں دلوں کو ایمان کی روشنی سے منور بھی کیا۔

آپ رضی اللہ عنہا کے وسیلے سے ستر یہودی گھرانے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ مؤرخین نے آپ رضی اللہ عنہا کی 150 نمایاں کرامات کا ذکر کیا ہے جن کو شارح صحیح البخاری حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمایا ہے۔

(الدّرر النفیسۃ: 89)

علمی مقام ومرتبہ:

آپ رضی اللہ عنہا سے سلوک وتصوف اور علوم وفنون کا فیض بیک وقت جاری تھا۔ یہی وجہ ہے کہ امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ اور حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ جیسی عظیم المرتبت ہستیاں آپ رضی اللہ عنہا سے اکتسابِ فیض کرتی رہیں۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہا سے علم الحدیث وفقہ حاصل کرتے رہے۔ سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا ہر سال امام شافعی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز تراویح ادا کیا کرتیں۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب آپ رضی اللہ عنہ علیل ہوتے تو سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں دعا کے لیے درخواست بھیجا کرتے اور اس سے پہلے کہ پیغام بر واپس لوٹتا، اللہ رب العزت آپ رضی اللہ عنہ کو شفایاب فرما دیا کرتا۔ جب امام شافعی رضی اللہ عنہ اپنی مرض الموت میں مبتلا تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے معمول کے مطابق ایک شاگرد کو دعا کی غرض سے سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اُس شاگرد کو اِس پیغام کے ساتھ واپس بھیج دیا:

اَحسنَ الله لقاء ہ ومتعَه بالنظرِ إلى وجهه الكريم

اللہ تعالیٰ کی ملاقات بہت خوب ہے اور اس کی طرف توجہ کرنا بہت نفع بخش ہے۔

یہ پیغام سنتے ہی امام شافعی رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ ان کا آخری وقت آن پہنچا ہے تو آپ نے اپنے تلامذہ کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا میرے جنازے میں ضرور شرکت کریں۔ جب امام شافعی رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو امیرِ مصر ابن الحکم نے کہا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا جنازہ سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں لے جایا جائے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا کثرتِ عبادت اور روزے کی وجہ سے کافی علیل ہو چکی ہیں۔ اس پر امام شافعی کا جنازہ سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کے گھر مبارک پر لے جایا گیا جہاں سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حجرے میں با پردہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کا جنازہ امام یعقوب البویطی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا فرمایا۔ امام البویطی رضی اللہ عنہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کے عظیم ساتھیوں میں سے تھے۔ نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد جنازے میں شریک صالحین میں سے ایک بزرگ نے فرمایا:

إن اللهغفر لمن صلى على الشافعي بالشافعي،
وغفر للشافعي بصلاة السيدة نفيسه عليه

بے شک اللہ تعالیٰ نے امام شافعی رضی اللہ عنہ کے صدقے ہر اس شخص کی مغفرت فرما دی ہے جس نے امام شافعی رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھا، اور سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کی امام شافعی پر نمازِ جنازہ پڑھنے کے صدقے ان کی مغفرت فرما دی ہے۔

(الدرر النفیسۃ من مناقب وآثر السیدۃ نفیسۃ: 41،40)

اسی طرح حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کا سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا سے تعلقِ ارادت بھی کافی قوی تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان تھا کہ اس زمانے میں سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر مستجاب الدعوات اور کوئی ہستی نہیں ہے۔

(الجواہر النفیسۃ، الدّرر النفیسۃ من مناقب وآثر السیدۃ نفیسہ:106-109)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ سیدہ نفیسہ بیک وقت عالم و فاضلہ اور ولیہ کاملہ تھیں اور دونوں میادین کے شہسوار آپ سے رشد و ہدایت اور اکتسابِ فیض کے لیے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے۔

وصال مبارک:

آپ رضی اللہ عنہا کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہا روزے سے تھیں۔طبیبوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ روزہ افطار فرما لیجئے، اس پر سیدہ نے فرمایا: ''تعجب ہے، مجھے تیس سال ہوگئے ہیں اپنے رب سے یہ دعا مانگتے ہوئے کہ مجھے روزے کی حالت میں موت دینا، اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں روزہ افطار کرلوں!'' اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے یہ اشعار پڑھے:

اصرفوا عنی طبیبی و دعونی و حبیبی

اے میرے طبیب میرے پاس سے چلے جاؤ اور مجھے اور میرے حبیب کو اکیلا چھوڑ دو

جسدِی راض بسقمی و جفونی بتحیب

میرا جسم میری بیماری میں راضی ہے اور میری پلکیں میرے آنسوؤں میں خوش ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کی بھتیجی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کے آپ رضی اللہ عنہا بسترِ مرگ پر سورۃ الانعام کی تلاوت فرما رہی تھیں۔ جب اس سورت کی آیت نمبر 127۔

لَهُمْ دَارُ السّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهوَ وَلِيهِمْ بِمَا كَانُوْا يعْمَلُوْنَ○

(انہی کے لیے ان کے رب کے حضور سلامتی کا گھر ہے اور وہی ان کا مولیٰ ہے ان اعمالِ (صالحہ) کے باعث جو وہ انجام دیا کرتے تھے) پر پہنچیں تو آپ پر غشی

طاری ہو۔سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہا کو سینے سے لگا لیا۔آپ رضی اللہ عنہا نے شہادت کے کلمات ادا کئے اور داعیِ اجل کو لبیک کہا۔آپ رضی اللہ عنہا 15 رمضان المبارک 208ھ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔آپ رضی اللہ عنہا کے وصال کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک 63 برس تھی۔

(نورالابصار: 394)

اہلِ حجاز و مصر کے لئے آپ رضی اللہ عنہا کا وصال ایک بہت بڑا صدمہ تھا۔ اس روز مصر کے ہر گھر سے آہ و بُکا کی آوازیں اٹھ رہی تھیں۔آپ کے شوہر حضرت اسحاق المؤتمن رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ میں دفنانے کا ارادہ فرمایا تو اہل مصر مزید غم میں مبتلا ہو گئے اور انہوں نے درخواست کی کہ سیدہ رضی اللہ عنہا کو ہم سے جدا مت کیجیے۔اسی رات تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو خواب میں شرف زیارت بخشا اور فرمایا: ''اے اسحاق! نفیسہ کو مصر میں دفن کر دو۔'' پھر تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کو مصر میں ہی دفن کیا گیا۔آج سوا بارہ سو سال گزرنے کے باوجود بھی سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کا مزارِ مقدس مرجع خلائق ہے۔دنیا آج بھی آپ رضی اللہ عنہا کے مزارِ اقدس پر فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے قاہرہ جاتی ہے۔

بقول میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

جنہاں عشق نمازاں پڑھیاں اوہ کدے نئیں مردے
اج وی انہاں دیاں قبراں اتے ویکھ لا دیوے بلدے

☆☆☆☆☆

آپ کے سوالوں کے جوابات

سوال: کیا "ھدیہ نفیسہ خاتون" والا عمل شرک ھے؟

جواب: شرک کی ایک تعریف یہ ھے کہ اللہ کے بجائے مخلوق سے مدد مانگنا مخلوق کو پکارنا۔ جب کہ ھدیہ نفیسہ خاتون والے عمل میں سیدہ نفیسہ خاتون کی طرف سے صدقہ خیرات اللہ کے راستے میں کر کے سیدہ کے وسیلے سے اللہ تعالی سے مدد مانگنے کی ترغیب دی گئی ھے۔ لہٰذا یہ شرک کے زمرے میں ہرگز ہرگز نہیں آتا۔ اور ہمارے ہاں اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی، حنفی بریلوی، اور اہل تشیع کے ہاں نیک لوگوں کا وسیلہ اختیار کر کے اللہ سے مدد مانگنا جائز ھے جبکہ اہل حدیث کی متعدد کتب میں بھی وسیلہ اختیار کرنے کو جائز قرار دیا گیا ھے جیسا کہ میں نے اس کتابچے میں اہل حدیث نواب حسن بھوپالی کی کتاب کا ایک دوجگہ پر حوالہ دیا۔ پس وسیلہ اختیار کرنا ہرگز شرک نہیں ھے۔

سوال: سیدہ نفیسہ خاتون کی منت ماننے یا ھدیہ کرنے کا طریقہ کیا ھے؟

جواب: منت یا ھدیہ کرنے کا مفصل طریقہ میں نے کتابچے کے شروع میں ذکر کر دیا ھے تاہم یہاں پر مختصراً دوبارہ بیان کر دیتا ہوں کہ دل میں ارادہ کر لیں یا زبان سے بس اتنا کہہ دیں کہ اللہ میری فلاں مشکل آسان کر دے میں اتنے پیسے راہ خدا میں بی بی جان کی طرف سے ھدیہ کروں گا یا کروں گی۔

سوال: کتنے پیسوں کی منت ماننی چاہیے؟

جواب: حسب توفیق جتنے مرضی چاہیں پیسوں کی منت مان لیں خواہ ایک روپے کی منت مان لیں کوئی شرط یا پابندی نہیں ہے۔

سوال: کیا پیسوں کے علاوہ اعمال کا ھدیہ کر کے منت مانی جاسکتی ھے؟

جواب: جی ہاں! اگر کوئی شخص پیسوں کی منت نہیں مان سکتا تو وہ اعمال کی منت مان لے مثلاً میری یہ دعا قبول ہو جائے میں اتنے سپارے، یا اتنے نوافل، یا اتنی تعداد میں درود شریف پڑھ کر بی بی جان سیدہ پاک کو ھدیہ کروں گا وغیرہ وغیرہ

سوال: جس چیز کی بھی منت مانیں اسے شروع میں ادا کر دیں یا منت پوری ہونے کے بعد ادا کریں؟

جواب: یہ بھی مرضی کی بات ھے چاہیں تو شروع میں ادا کر دیں اور چاہیں تو منت پوری ہونے کے بعد ادا کریں مثلاً میں نے منت مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں پانچ سو روپیہ اللہ کے راستے میں اللہ کے نام کا بی بی جان سیدہ نفیسہ خاتون کی طرف سے ھدیہ کروں گا۔ پھر یہ نیت کرتے ہی اگر میرے پاس اس وقت استطاعت ہو اور میرا دل چاہے تو میں اسی وقت پانچ سو روپے صدقہ کر دوں گا اور چاہے تو انتظار کر لوں کہ جب منت پوری ہو جائے گی تب ادا کروں گا۔ اسی طرح اعمال کے ھدیے کا طریقہ ھے چاہے تو منت ماننے کے فوراً بعد نوافل وہ دیگر اذکار پڑھ کر ہدیہ کر دیں اور چاہیں تو منت پوری ہونے کے بعد ھدیہ کریں۔

سوال: اگر منت پوری نہ ہو تو جس چیز کی منت مانی ھے اسکی ادائیگی کا کیا کریں؟

جواب: ایک شخص نے منت مان لی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں پانچ سو روپیہ بطور ھدیہ/نذرانہ راہِ خدا میں دوں گا۔ اب مدت گزر گئی اس کی منت پوری نہی ہوئی نہ ہی اسے منت پوری ہوتی نظر آرہی لہذا اب ضروری نہی ھے کہ وہ ھدیہ نذرانہ کی رقم ادا کرنے کا پابند ہو۔ البتہ اگر دل مانے اور استطاعت رکھتا ہو تو ھدیہ/نذرانہ کی رقم صدقہ کر دے کیونکہ اس کا اجر اسے قیامت والے دن ضرور ملے گا۔ اور اگر استطاعت نہیں رکھتا تو ھدیہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ھے۔

سوال: منت پیسوں کی مانی تھی لیکن اب پیسے نہیں ہیں تو منت کیسے پوری کریں؟

جواب: کچھ لوگ پیسوں کی منت مان لیتے ہیں اور حاجت پوری بھی ہو جاتی ہے لیکن اب ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے کہ اپنی منت پوری کر سکیں تو ایسے لوگوں کو پہلی اور آخری نصیحت یہی ہے کہ پیسوں کی منت تب مانگیں جب آپ ادائیگی کر سکتے ہوں بہ صورت دیگر پیسوں کے بجائے اعمال کی منت مان لیں یہ زیادہ بہتر ہے

سوال: کیا خواتین مخصوص ایام میں منت مان سکتی ہیں؟

جواب: جی ہاں خواتین مخصوص ایام میں کسی بھی وقت منت مان سکتی ہیں اور اس دوران درود شریف استغفار مسنون دعائیں و دیگر اذکار پڑھ کر ھدیہ کر سکتی ہیں البتہ قرآن شریف پڑھ کر ھدیہ نہیں کر سکتی خواہ ایک پوری آیت پڑھنی ہو یا پوری سورت۔

سوال: منت ماننے کے بعد کتنے دنوں میں مقصد پورا ہو جاتا ہے؟

جواب: کوئی وقت مقرر نہیں ہے کسی کی حاجت فوراً پوری ہو جاتی ہے۔کسی کی کچھ دیر بعد کسی کی کافی وقت گزرنے کے بعد اور کسی کی حاجت نہیں بھی پوری ہوتی۔اس بات کا بہتر جواب میں یہی دینا چاہوں گا کہ جس کا یقین جتنا مضبوط ہوتا ہے اس کو اتنی جلدی فیض ملتا ہے۔اپنی حاجت کے پورا ہونے میں دیر سویر آپ کے یقین کو ظاہر کرتی ہے۔لہٰذا اپنے یقین پر توجہ دیں۔

سوال: منت ماننے کے بعد کسی کے سامنے ذکر کرنا کیسا ہے؟

جواب: منت ماننے کے بعد کسی کے سامنے بھی اپنی منت کا ذکر ہرگز ہرگز نہ کریں لوگوں کی بدنظر کتنی جلدی اثر کرتی ہے اس کا اندازہ آپ اس حدیث پاک کے مفہوم سے لگا لیں کہ نظر بد اونٹ کو ہانڈی میں اور انسان کو قبر میں اتار دیتی ہے لہٰذا منت ماننے کے بعد کسی سے اس منت کا ذکر کرنا اپنی خواہش یا اپنی حاجت کو قبر میں اتارنے کے برابر ہے۔البتہ

جب آپ کا مقصد پورا ہوجائے پھر بیشک خیر و بھلائی کی نیت سے سب کو بتا دیں۔

سوال: منت مانتے وقت باوضو ہونا اور نوافل پڑھنا ضروری ھے؟

جواب: وضو کر لینا ایک افضل عمل ھے تاہم منت مانتے وقت وضو کرنا نہ تو شرط ھے نہ ضروری ھے اس کے علاوہ منت ماننے سے پہلے نوافل پڑھنا یہ بھی مرضی کی بات ھے دل چاہے تو دو نفل پڑھ لیں اور دل چاہے تو نہ پڑھیں۔

سوال: منت ماننے کا کوئی خاص وقت مقرر ھے؟

جواب: کوئی خاص وقت مقرر نہیں ھے۔ جب دل چاہے منت مان لیں یہاں تک کہ چلتے پھرتے بھی منت مان سکتے ہیں اور چلتے پھرتے بھی کچھ نہ کچھ پڑھ کر اعمال کا ھدیہ کر سکتے ہیں۔

سوال: کیا منت ماننے کے لیے کسی سے اجازت لینا ضروری ھے؟

جواب: کسی سے اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں ھے۔

سوال: منت پوری نہ کرنے والے کے بارے میں کیا رائے ھے؟

جواب: جو شخص منت مانے اور پھر اسکی دعا قبول ہوجائے حاجت برآئے اور پھر وہ شخص منت پوری نہ کرے تو ایسا شخص اپنے قول و فعل میں جھوٹا اور منافق کہلائے گا البتہ منت نہ پوری کرنے پر کسی قسم کا کوئی کفارہ نہیں ھے۔ تاہم بہتر یہی ھے کہ سوچ سمجھ کر منت مانی جائے اور پھر اسے پورا بھی کیا جائے تا کہ کسی بھی قسم کے نقصان سے محفوظ رہا جا سکے۔

سوال: کیا ایک سے زیادہ حاجات کی منت مان سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں ایک وقت میں ایک سے زیادہ حاجات کی منت بھی مان سکتے ہیں۔

قارئین کرام! میرے ذہن میں جتنے سوال تھے ان سب کے جوابات میں نے یہاں تحریر کر دیئے ہیں اس سے ہٹ کر کوئی سوال ہو تو آپ میرے نمبر پر میسج کر کے پوچھ سکتے ہیں شکریہ۔

دعائیہ کلمات

ہر وہ شخص جو آل محمد ﷺ کی فضیلت وعظمت کو بیان کرنے اور اسے لوگوں میں پھیلانے کے لیے ادارہ "درود اکیڈمی" کے ساتھ تعاون کر رہا ھے اللہ پاک اسے اور اس کی نسلوں کو نسبت فاطمی عطا فرمائے آمین۔

التجائیہ کلمات

اگر آپ کے پاس "ھدیہ نفیسہ خاتون" سے متعلق کوئی تجربہ مشاھدہ یا روحانی خواب ھے تو ہمیں لازمی سینڈ کریں۔آپ کے ایک مشاھدے تجربے یا روحانی خواب سے متاثر ہو کر نجانے کتنے لوگ آل محمد ﷺ کو اعمال ھدیہ کرنے والے بن جائیں گے۔لہذا اپنے تجربات و مشاھدات اور روحانی خواب ادارہ ھذا کے درج ذیل واٹس ایپ نمبر پر سینڈ کرنا نہ بھولیں۔

0333-2126090

اختتامیہ

اللہ تعالی کے فضل و کرم، نبی کریم ﷺ کی نگاہ عنایت اور آل محمد ﷺ کے طفیل میں نے اس کتابچے کو مورخہ 17 جولائی 2024 کو عبقری کے تسبیح خانہ میں بیٹھ کر لکھنا شروع کیا اور آج مورخہ 19 جولائی 2024 بروز جمعتہ المبارک تسبیح خانہ میں ہی مکمل کرلیا، الحمدللہ

دعا گو ہوں کہ اللہ پاک میری اس چھوٹی سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر مجھے اور میری نسلوں کو نسبت فاطمی عطا فرما کر درود شریف کے رستے میں قبول فرمالے آمین۔

اور آپ احباب سے بھی گزارش ھے کہ جب بھی اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اس سے استفادہ حاصل کریں تو عاجز اور عاجز کے اہل خانہ کے لیے خیر و برکت و سلامتی کی دعا لازمی کریں کیونکہ

ہمارا خوں بھی شامل ھے تزئین گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

حافظ محسن خان

جولائی 2024

لاہور

حوالہ جات

- درود شریف کے مشاہدات کا انسا ئیکلو پیڈیا جلد اوّل
- سیرت النبی بعد از وصال النبی ﷺ
- 60 باکمال خواتین
- الجواھر النفیسہ
- السیدۃ النفیسہ
- مرشد الزوار
- اھل بیت
- الدر النفیسہ
- نور الا بصار
- مجموعہ نفیسہ
- خیرہ الخیرہ

ادارہ درود اکیڈمی کا تعارف

ادارہ درود اکیڈمی فرقہ ورانہ تعصّبات سے پاک خالصتاً درود شریف کی دعوت و تبلیغ کرنے والا ایک منفرد ادارہ ہے جو کہ مخیّر حضرات کے تعاون سے اپنی خدمات کو جاری رکھے ہوئے ہے۔

ادارہ درود اکیڈمی کی لازوال کتب

- ☆ روضہ رسول ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھنے کی برکات وکرامات
- ☆ درود شریف کے مشاھدات کا انسائیکلوپیڈیا جلد اول
- ☆ سونے سے پہلے درود شریف لکھنے کے فوائد
- ☆ ماہنامہ میگزین درود شریف کے مشاھدات
- ☆ درود شریف اور میرے روحانی تجربات
- ☆ درود شریف اور اولیاء اللہ کے اقوال
- ☆ درود شریف کے ذریعے استخارہ
- ☆ نبی کریم ﷺ کے دروازے پر
- ☆ درود شریف کے روحانی جواھر
- ☆ شرف زیارت رسول ﷺ
- ☆ میری درود شریف ڈائری
- ☆ خوشبوئے صلوۃ وسلام
- ☆ حضور ﷺ کی کچہری
- ☆ گلدستہ درود ڈائری
- ☆ برکات مکی مدنی
- ☆ درود اسم اعظم

ادارہ درود اکیڈمی کا سب سے خوبصورت پیکج

☆ درود شریف لکھنے کے لیے خوبصورت ڈائری

☆ درود شریف کی تعداد لکھنے کے لیے خوبصورت ریکارڈ بک

☆ بی بی جان سیدہ پاک سلام اللہ علیہا کی برکات وکرامات پر مشتمل خوبصورت کتابچہ

ہدیہ: 650 روپے فری ہوم ڈلیوری



آرڈر بک کروانے کے لیے درج ذیل نمبر پر بذریعہ واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔ **0333-2126090**

CAMEL BONE TASBEEH

اونٹ کی ہڈی کی تسبیح

جادو بندش، جنات سے حفاظت کے لیے بزرگانِ دین کا آزمودہ نسخہ

مشہور مؤرخ و امام علامہ کمال الدین دمیریؒ فرماتے ہیں کہ
جس گھر میں اونٹ کی ہڈی موجود ہوگی وہاں جادو بندش اور
جنات کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ (شہرہ آفاق کتاب، حیوۃ الحیوان)



آرڈر بک کروانے کے لیے صبح **9** سے شام **6** بجے تک بذریعہ واٹس ایپ رابطہ کریں شکریہ

0333-2126090

توقیر اہل بیت

قرآں سے دیکھتا ہوں میں تطہیرِ اہل بیت — کیسے نہ میرے دل میں ہو توقیرِ اہل بیت

اے آفتابِ طیبہ ترے فیضِ نور سے — سارے جہاں میں پھیلی ہے تنویرِ اہل بیت

ہر اک یزیدِ وقت کرے لاکھ کوششیں — دھندلا نہ پائے گا کبھی تصویرِ اہل بیت

ان کا خمیر خونِ نبوت سے ہے گُندھا — کتنی بلندیوں پہ ہے تقدیرِ اہل بیت

اسلام کا چمن جو ہے پھولا پھلا ہوا — ایمان ہے مرا، یہ ہے تاثیرِ اہل بیت

مولیٰ حسن کی صلح پسندی گواہ ہے — اس پر کہ بے مثال ہے تدبیرِ اہل بیت

محشر میں سرخروئی مشاہد کو چاہیے — اس واسطے بنا ہے یہ قطمیرِ اہل بیت

توجہ فرمائیں

بی بی جان سیدہ پاک سلام اللہ علیہا کی فضیلت وعظمت کو عام کرنے اور اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے اس کتابچے کو چھپوا کر تقسیم کرنے کے لیے ادارہ ھذا سے رابطہ فرمائیں

0333-2126090